جناب محمد عثمان صدیقی ایڈووکیٹ

اسلامی تعزیرات ــــ مغالطے اور ان کا ازالہ

مسلمان صہیونی سازشوں سے ہوشیار رہیں!

پاکستان میں آج تیس سال کے طویل عرصہ کے بعد اسلامی نظام کے نفاذ کی بات چل نکلی ہے۔ اس تیس سالہ تاریک دور میں اپنے مخصوص مفادات کے حصول کی خاطر ایک صہیونی نظریات کا حامل طبقہ اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بنا رہا ہے۔ جو ملک میں بے راہروی اور مذہب سے بے اعتنائی کے رجحانات کی ترویج کا ذمہ دار ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب اس گفارنے عزائم کے حامل طبقے کا طلسم ٹوٹ رہا ہے۔ لوگوں میں جذبہ ایمانی موجزن ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے وطن عزیز میں اسلامی نظام کی سحر نمودار ہو۔

لیکن کفار کے یہ ایجنٹ سادہ لوح مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کیلئے خم ٹھونک کر میدان میں نکل آئے ہیں اور بڑی ڈھٹائی سے اس پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں کہ اگر پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو گیا تو تمام لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں گے اور ہمارا ملک لنگڑے لولوں کا ملک بن کر رہ جائیگا اور یہ کہ اس نظام کے آتے ہی تمام لوگ قتل کر دیئے جائیں گے۔

لعنت ہو ان ابلیس کے چیلوں پر جو لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے اس دروغ گوئی سے کام لے رہے ہیں ــــ اسلامی نظام میں جو سزائیں مقرر ہیں وہ سراسر احکامات الٰہی ہیں اور یہ سزائیں محض ان لوگوں کے لئے ہیں جو جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ بلا تفریق نیک و بد کو سزا دینا احکام الٰہی نہیں ہیں۔ سزا اسے ملے گی جو مجرم ہوگا ــــ سنگسار زانی کو کیا جائیگا۔ گردن ماری جائے گی تو قاتل کی اور کوڑے مارے جائیں گے تو شرابی، راشی اور بددیانت کو۔ اب سوال یہ ہے کہ پاکستان میں کیا سبھی لوگ چور، ڈاکو، شرابی اور زانی ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ سب لنگڑے لولے ہو جائیں گے اور سب قتل کر دیئے جائیں گے؟

دراصل یہ لوگ چاہتے یہ ہیں کہ اس مملکتِ خداداد کو پھلنے پھولنے کا موقع نہ ملے۔ ورنہ یہ یقین تو ان لوگوں کو بھی ہے کہ اگر یہاں اسلامی نظام نافذ ہوگیا تو یہ ملک صیہونیت کے لئے مستقل خطرہ بن جائیگا اور وہ اپنے مذموم مقاصد میں نہ صرف کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے بلکہ دنیا پر ایک مرتبہ پھر یہ واضح ہو جائیگا کہ اسلامی نظام ہی ایک ایسا نظام ہے کہ جس کے سامنے دنیا کے دیگر تمام نظام ہیچ اور باطل ہیں۔ پس وہ چاہتے ہیں کہ ہم پہلے کی طرح ہمیشہ خوابِ غفلت میں پڑے رہیں اور کبھی بھی ہم اپنے آپ کو، اپنے دین کو نہ پہچان سکیں ——— کہیں ہم یہ حقیقت نہ جان جائیں کہ اسلام کی طرف لوٹ آنے ہی میں ہماری نجات ہے لہٰذا ان کی کوشش یہ ہے کہ ہر قیمت پر ہم اس نظامِ رحمت سے دور ہی دور رہیں اور اسی لئے یہ غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔

یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے بعد جو سزائیں نافذ ہوں گی وہ بہت بہیمانہ اور ظالمانہ ہوں گی۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی راہ چلتی طالبہ کو اغوا کر کے اس کی دوشیزگی کی چادر کو اتار لینا بہیمانہ فعل نہیں ہے؟ —— کسی غریب کی عمر بھر کی کمائی سے اس کو محروم کر دینا کیا واقعی قابلِ معافی ہے؟ کیا کسی کو قتل کر دینا کیا ایک معمولی سا فعل ہے؟ ——— یہ جرائم ناقابلِ معافی ہیں اور ان کی سزائیں بھی یقیناً سخت اور عبرتناک ہونی چاہئیں۔ مجرموں سے ہمدردی کے ٹھیکیداروں کو ہو تو ہو لیکن ذرا اس غریب کی رائے بھی پوچھ لیجئے جس کی بیٹی کا جہیز جو اس نے خون پسینہ ایک کر کے بنایا تھا اور جو شام کو تو موجود تھا لیکن صبح کو غائب ہو گیا۔ —— اس بوڑھے باپ کو بھی پوچھ لیجئے جس کے بڑھاپے کا سہارا خاک و خون میں لوٹ گیا —— اس ماں سے بھی پوچھ لیجئے جس کے جگر کا ٹکڑا بے گور و کفن اس کے سامنے پڑا ہو ——— اور اس باپ، اس ماں اور اس بھائی سے بھی پوچھ لیجئے جس کی بیٹی اور بہن شام کو گھر واپس نہ آئی ہو؟

اسلام میں سزائیں یقیناً سخت ہیں اور عبرتناک بھی، لیکن اس سختی میں حکمت یہی پوشیدہ ہے کہ جرم کا وجود مٹ جائے ——— اگر ایک مجرم کے ہاتھ کٹیں گے تو دوسرے سینکڑوں مجرم عبرت پکڑیں گے اور وہ چوری سے باز رہیں گے —— اگر ایک قاتل جرم ثابت ہونے پر فوراً اپنے انجام کو پہنچتا ہے تو آئندہ اس فعلِ شنیع کا ارتکاب کرنے کی جرأت صرف اسی کو ہوگی جو اپنی زندگی کے ہاتھوں تنگ آچکا ہو۔ آج لوگ صرف رشوت دے کر بری ہو جانے کی امید میں بیس بیس پیسوں کی خاطر کسی کی جان لینے میں ذرہ بھر ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے اور یہی وجہ ہے کہ ایک ہی جگہ پر ایک ہی رات میں دس دس قتل ہو جاتے ہیں۔ تو کیا ایک قاتل کو قتل کر کے سینکڑوں بے گناہوں کی جان بچا لینا ظلم ہے یا رحمت؟ —— اور یہ بات ہم تجربہ کی روشنی میں کہہ رہے ہیں جس کی صداقت پر تاریخ بھی شاہد ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب قرآنِ مجید

میں قطع ید کا حکم آیا کہ چور کے ہاتھ کاٹے جائیں تو فاطمہ نامی ایک خاتون نے چوری کی، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قطع ید کی سزا دی۔ چنانچہ تئیس سالہ دورِ نبوت میں چوری پر ہاتھ کاٹنے کا صرف یہی ایک واقعہ معروف ہے۔ پس سخت سزا سے یہ مقصد نہیں کہ پوری قوم کو لنگڑا لولا بنا دیا جائے بلکہ منشا یہ ہے کہ دوسروں کو عبرت ہو۔

آج اسلامی نظام میں نافذ العمل سخت سزاؤں کو بہیمانہ کہنے والے نام نہاد مہذب اور ترقی یافتہ کسی ملک کی مثال لے لیجئے۔ مثلاً امریکہ میں مجرم کو پہلے جرم پر معاف کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ آئندہ اصلاح کر لے۔ قتل کے مجرم کو پھانسی نہیں دی جاتی بلکہ اس کا دماغی علاج کرایا جاتا ہے۔ جیلوں میں مجرموں کو اصلاح کا کورس کرایا جاتا اور انہیں بہتر شہری بنانے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں لیکن اس کا انجام کیا نکلا ہے؟ اس کے سوا کچھ نہیں کہ جرائم کم ہونے کی بجائے ان میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔ اور اس دعویٰ کی صداقت کے ثبوت میں امریکہ سے آنے والی اس تازہ خبر کی مثال دی جا سکتی ہے کہ نیو یارک میں چند گھنٹے بجلی فیل ہو جانے سے جس قدر بھیانک جرائم کا ارتکاب کیا گیا اور جس وحشیانہ انداز میں مال و دولت اور عصمتیں لوٹی گئیں اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

اب تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے۔ ہمارے برادر اسلامی ملک سعودی عرب میں جہاں شرعی سزائیں نافذ ہیں، وہاں جرائم کی رفتار کیا ہے؛ حقیقتِ حال جان کر مبالغہ کا شبہ ہوتا ہے کہ وہاں سالوں میں کہیں جا کر چوری کے جرم کا ارتکاب ہوتا ہے جو ہاتھ کاٹے جانے کا باعث بنتا ہے۔ قتل اور زنا وغیرہ جیسے جرائم کی رفتار اس سے بھی کم ہے۔ یعنی اسلامی نظام میں نافذ سخت سزاؤں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ لوگوں نے عبرت پکڑی ہے اور جرائم نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں۔

ایک بات اور بھی قابلِ غور ہے کہ اسلامی تعزیرات کو سخت بتانے والے اسلامی نظامِ معیشت کی بات کیوں نہیں کرتے؟ کیا اس لئے کہ اس میں دجل و فریب کا موقع انہیں میسر نہیں آتا؟ دنیا جانتی ہے کہ اسلام کا نظامِ زکوٰۃ اتنا ہمہ گیر اور مؤثر ہے کہ بوریا نشین مسلمانوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ زکوٰۃ ہاتھ میں لئے پھرتے اور کوئی غریب انہیں نظر آتا جو ان سے زکوٰۃ وصول کرتا۔

ہم بلا خوفِ تردید یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ دنیا بھر میں اسلامی نظام سے بہتر کوئی نظام نہیں۔ اسلام میں اخوت اور مساوات کے نظریہ کی جو مثال قائم ہے کسی دوسرے نظام میں نہیں ملتی، اخلاقیات کا درس کسی دوسرے نظام میں اتنا جامع نہیں ہے۔ اسلام نے عدل و انصاف کا جو نظریہ پیش کیا ہے، اپنی مثال آپ ہے —— اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس میں مادی اور روحانی نشوونما ایک ساتھ ہوتی ہے۔

گویا دنیا میں خوشحالی کے ساتھ ساتھ عافیت بھی سنورتی ہے۔ کیوں نہ ہو، اسلام ہی ایک ایسا نظام ہے جو خود باری تعالیٰ نے اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے قرآنِ حکیم کی صورت میں نازل کیا ہے۔ اور یہ حرفِ آخر ہے کہ بندوں کا بنایا ہوا کوئی نظام بھی اللہ تعالیٰ کے نظام کا مقابلہ نہیں کر سکتا!

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ، سیالکوٹ۔
- میسرز خلیق نیوز ایجنسی، موڑ ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیانوالہ ضلع لائلپور۔
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- کتب خانہ وطن بیبہ، ۳۰۔ النور مارکیٹ، اردو بازار گوجرانوالہ۔
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریانہ سٹور، تحصیل بازار، بہاولنگر
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، لائلپور۔
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔